Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

# المصلح

فی پرچہ ۱/ آنہ

۲۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۴ نبوت سنہ ۱۳۳۲ ہش ۔ ۴ نومبر سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۸۱


## لکھنؤ میں فسادات کا سلسلہ ابھی جاری ہے

لکھنؤ ۳ر نومبر: آج بھی لکھنؤ میں طلبہ کے ہنگامے جاری رہے۔ بعض مقامات پر ٹیلی فون کی تاریں کاٹ ڈالی گئیں۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے احاطہ میں ایک ہزار طلباء نے مظاہرے کئے۔ اور پولیس کی مبینہ سختی کی تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ گورکھپور۔ گوالیار اور حیدر آباد دکن میں بھی ہمدردی کے طور پر مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔

ایک اعلان کے ذریعہ لکھنؤ یونیورسٹی کو چھ دن کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

## شمالی کوریا کے قیدیوں نے گھروں کو جانے سے انکار کر دیا

پن من جوم ۳ر نومبر۔ شمالی کوریا کے جن قیدیوں نے اپنے گھروں کو واپس جانے سے انکار کر دیا تھا۔ انہیں سمجھانے کا کام آج پھر شروع کیا گیا۔ ہندوستانی فوج دو سو قیدیوں کو زبردستی کمیونسٹوں کے سامنے لے گئی۔ تاکہ وہ انہیں اپنے گھروں کو جانے کی تلقین کر سکیں۔ معلوم ہوا ہے کہ صرف چار قیدیوں نے گھر جانے پر رضامندی ظاہر کی۔

## مملکت کے مالی امور پر کتاب و سنت کے ماتحت قانون بنانے کی دفعہ کا اطلاق نہیں ہوگا

### ۲۵ برس کے بعد ایک کمیشن مالی امور کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کیلئے سفارشات کریگا

کراچی ۲ر نومبر۔ مجلس دستور ساز نے فیصلہ کیا ہے کہ قرآن مجید و سنت نبوی کے خلاف کوئی قانون پاس نہ کرنے کی دفعہ کا اطلاق آئندہ ۲۵ برس تک مالی امور پر نہ ہوگا۔ آج صبح مجلس دستور ساز کا اجلاس صرف دس منٹ تک جاری رہنے کے بعد کل پر ملتوی ہو گیا۔ ایوان نے بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے تیسرے باب کے ساتویں پیرے کی جگہ ایک نیا پیرا منظور کیا جس میں کہا گیا ہے کہ رپورٹ کی جس دفعہ کے ماتحت قرآن و سنت کے خلاف قانون وضع کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس کا اطلاق آئندہ ۲۵ برس تک مملکت کے جملہ مالی امور مثلاً بنکنگ انشورنس۔ پراویڈنٹ فنڈز۔ قرضوں وغیرہ پر نہیں ہوگا۔ ۲۵ برس کی مدت گزر جانے کے بعد ایک کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ جو مملکت کے مالی معاملات کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے مناسب سفارشات پیش کرے گا۔ لیکن ان سفارشات کا اثر ان معاہدات اور وعدوں پر نہیں پڑے گا جو اس سے پہلے کئے جا چکے ہوں گے۔ جناب اے کے بروہی نے اس فیصلہ کی تائید کرتے ہوئے کہا اصل رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ مستقل طور پر مالی امور کو کتاب و سنت کی نگرانی سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ موجودہ فیصلہ نے اس علیحدگی کو عارضی حیثیت دے دی ہے۔

## بارودی ذخیرہ میں آگ لگنے سے

### ۷ افراد ہلاک و زخمی

بیروت ۲ر نومبر۔ جنوبی لبنان میں ایک دو منزلہ عمارت میں بارودی سرنگوں کے ذخیرے میں آگ لگنے سے ۵ افراد ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں دو بچے بھی شامل ہیں۔ یہ بارود کا ذخیرہ مچھلیوں کے شکار کے لئے اس عمارت میں رکھا تھا۔ اس بارود سے پانی میں دھماکہ پیدا کر کے مچھلیوں کو بے حس کر دیا جاتا ہے۔ اور نیم بے ہوشی کے عالم میں وہ پانی کی سطح کے اوپر آ جاتی ہیں۔

## سوڈان میں جمہوری بنیادوں پر پہلے عام انتخابات شروع ہو گئے

خرطوم ۳ر نومبر۔ سوڈان میں کل عام انتخابات شروع ہو گئے۔ سوڈان کی تاریخ میں یہ پہلے انتخابات ہیں۔ جو جمہوری بنیادوں پر ہو رہے ہیں۔ ایوان نائبین کی نشستوں کے لئے ۳۲۲ امیدوار ہیں۔ بعض علاقوں میں انتخاب براہ راست طریق پر عمل میں آ رہا ہے۔ لیکن ان علاقوں میں کہ جہاں قبائلی آبادی ہے "بالواسطہ طریق انتخاب" کو ترجیح دی گئی ہے۔

لنڈن کے سیاسی حلقوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ سوڈان کے عام انتخابات کا جو نتیجہ برآمد ہوگا۔ اس کا علاقہ سویز کے مذاکرات پر بھی گہرا اثر پڑے گا۔ انتخابات کئی ہفتہ تک جاری رہیں گے۔

## ہرنائی میں اون کے کارخانے کا افتتاح

ہرنائی ۲ر نومبر۔ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے تحت ہرنائی میں جو پہلا اون کا مل قائم کیا گیا ہے۔ کل بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ خان قربان علی خان نے اس کا افتتاح کیا۔ اس کی تعمیر پر قریباً ۵۰ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ستر لاکھ روپے سالانہ کے صرف سے کارخانے میں ہر سال اسی ۸۰ لاکھ روپے آمد ہوگی۔

## علاقہ سویز کے متعلق مذاکرات جاری ہیں

لنڈن ۳ر نومبر۔ برطانوی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں بتایا کہ علاقہ سویز کے مستقبل کے متعلق برطانیہ اور مصر کے مذاکرات منقطع نہیں ہوئے۔ دونوں ملکوں کے درمیان غیر رسمی رابطہ اب بھی قائم ہے۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ برطانوی مصری نمائندوں کی آئندہ ملاقات کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔

## "بھارت کمیونزم کا مخالف ہے"

### مسز وجے لکشمی پنڈت کا بیان

نیویارک ۳ر نومبر۔ جنرل اسمبلی کی صدر مسز وجے لکشمی پنڈت نے کل ٹیلیویژن پروگرام میں حصہ لیتے ہوئے بتایا کہ بھارت کے شہریوں نے صاف اور غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ کمیونزم کے مخالف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے ملک میں کمیونزم کے خلاف بہت سے اقدامات کئے ہیں۔ لیکن کسی کو محض اس بنا پر ہم نے جیل میں نہیں ڈالا کہ وہ کمیونسٹ ہے یا کمیونسٹ نظریات کا حامی ہے۔

کراچی ۳ر نومبر کویت کے حکمران آج صبح بمبئی جاتے ہوئے کراچی پہنچے تیسرے پہر آپ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔

## عرب لیگ کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل کا عزم نیویارک

قاہرہ ۳ر نومبر۔ عرب لیگ کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل احمد الشکری آج بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک روانہ ہو گئے۔ تاکہ وہاں جنرل اسمبلی میں شریک ہونے والے عرب ملکوں کے وفود کی امداد کر سکیں۔ وہاں وہ عرب نمائندوں کو عرب لیگ کی پالیسی کمیٹی کے ان فیصلوں سے مطلع کریں گے۔ جو کمیٹی نے حال ہی میں عمان میں کئے ہیں۔

## ڈاکٹر مصدق کے خلاف مقدمے کی سماعت

### ۱۱ر نومبر سے شروع ہوگی

تہران ۳ر نومبر۔ ایران کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کے خلاف غداری کے الزام میں مقدمے کی سماعت ۱۱ نومبر سے شروع ہوگی۔ فوجی عدالت بدھ کے روز ابتدائی انتظامات کے بارے میں آخری فیصلہ کرے گی۔ سماعت غالباً آفیسرز کلب میں ہوگی جو جیل سے بالکل ملحق ہے۔

## برطانوی خواتین کا وفد

### روس جا رہا ہے

لنڈن ۳ر نومبر۔ برطانوی خواتین کا ایک وفد بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو روانہ ہو رہا ہے۔ یہ خواتین روس میں عورتوں اور بچوں کے حالات اور ان کی گھریلو زندگی کا مطالعہ کریں گی۔ وفد جو پندرہ خواتین پر مشتمل ہے روسی خواتین کی اینٹی فاشسٹ کمیٹی کے مہمان کے طور پر روس میں تین ہفتہ مقیم رہے گا۔ اس دورے کا اہتمام خواتین کی نیشنل اسمبلی کی طرف سے کیا گیا ہے۔

## سر انتھونی ایڈن ہارڈ کے خاص ایلچی بیروت میں

دمشق ۳ر نومبر۔ مشرق وسطیٰ کے لئے صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر ایرک جونسٹن آج دمشق سے روانہ ہو کر بیروت پہنچ گئے۔ روانہ ہونے سے قبل انہوں نے شام کے اعلیٰ حکام کے علاوہ برطانیہ فرانس اور ترکی کے سفارتی نمائندوں سے تبادلہ خیالات کیا۔

## کراچی کے جزیرے پر بمباری

### مشق میں اصلی بم استعمال کئے جائینگے

کراچی ۳ر نومبر۔ آج کل اور پرسوں جزیرہ چنا پر شاہی پاکستانی فضائیہ کے طیارے بمباری کی پریکٹس کریں گے۔ جس میں اصلی بم استعمال کئے جائینگے۔ خطرے کا علاقہ دس ہزار فٹ کی بلندی تک ہے۔


عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۴ نبوت ۱۳۳۲ہش

# "ہائیڈروجن بم سے بھی عظیم تر"

انگریزی زبان کے مشہور رسالے "ریڈرز ڈائجسٹ" کی ایک حالیہ اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ دنیا ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم سے بے حد خوفزدہ ہے لیکن ایک چیز ایسی ہے جو اپنی تاثیر کے اعتبار سے ان دونوں سے بھی عظیم تر ہے۔ البتہ فرق اتنا ہے کہ جہاں ایٹم اور ہائیڈروجن بم تباہی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ وہاں یہ چیز دنیا کو تباہی سے بچانے اور امن و عافیت عطا کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ اور اسی بنا پر ہم اسے ہائیڈروجن بم سے بھی عظیم تر قرار دے سکتے ہیں وہ چیز کیا ہے؟ اس کا جواب خود صاحب مضمون کے الفاظ میں سنیئے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"آجکل دنیا میں "تحفظ" کا لفظ زبان زد خلائق ہے۔ کہیں اقتصادی تحفظ کا ذکر ہے تو کہیں نفسیاتی اور قومی تحفظ کا تذکرہ ہے۔ بار بار کے ذکر اذکار سے حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ لوگ اب اس لفظ سے خوف کھانے لگے ہیں۔ اس کا تذکرہ آتے ہی اضطراب محسوس ہونے لگتا ہے کہ گویا ہم اس دنیا میں بالکل غیر محفوظ ہیں۔ اور یہ فکر ہمیں دامنگیر ہو جاتا ہے۔ کہ ہمیں کوئی ایسا ذریعہ ہاتھ لگے۔ کہ جو ہمیں لازوال خوشی سے ہمکنار کر دے۔

اخبارات کی بڑی بڑی سرخیاں روزانہ چیخ چیخ کر یہ امر گوش گزار کرتی رہتی ہیں۔ کہ اس پرخطر دور میں حفاظت کے کیا کیا ذرائع دریافت ہو چکے ہیں چنانچہ کبھی جیٹ طیاروں کی خبریں ہماری نگاہوں سے گزرتی ہیں۔ کبھی بڑی بڑی عجیب توپوں کی خبریں ہماری نظریں جم کر رہ جاتی ہیں۔ اور کبھی ایٹم بم اور اس سے بھی زیادہ مہلک ہتھیار یعنی ہائیڈروجن بم کی خبریں ہمیں اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہتیں۔ لیکن مجموعی طور پر ان سب سے بھی زیادہ طاقتور ایک چیز ہے اور وہ ہے دعا

اگرچہ اخباروں کی سرخیوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں آتا۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ اس دنیا میں "عنوان حیات" کا تحفظ اور اس کی بقا اسی کے ساتھ وابستہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ دعا تحفظ و بقا کے ایک ایسے نظام پر دلالت کرتی ہے کہ جو عقل سے یکسر بالا ہے۔ خود صدر آئزن ہاور نے بھی جو فنون جنگ کے ماہرین میں سے ایک ہیں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ اس قوم کی بے پناہ قوت جو یک زبان ہو کر دعا میں مصروف ہو ایک ایسے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے کہ جسے انسان کے ہاتھ کا بنایا ہوا مہلک سے مہلک ہتھیار بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ بس جھوٹی حفاظت اور مصنوعی عافیت کے پیچھے دوڑنا چھوڑ دو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ حقیقی عافیت اسی میں ہے کہ ہم ہر حال میں دعا مانگ رہے ہوں"

(ریڈرز ڈائجسٹ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

دعا کی اہمیت تو اس اقتباس سے واضح ہی ہے۔ ہم فی الحال جس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ آج کے حالات سے مجبور ہو کر مادہ پرست دنیا بھی خدا تعالےٰ کی طرف جھکنے اور اسے اپنی مدد کو بلانے پر مجبور ہو گئی ہے۔ وہ لوگ جن کے نزدیک خدا کا وجود محض ایک واہمہ تھا۔ اور دعا کو کوئی اہمیت دینا تضیع اوقات کے مترادف وہ آج اپنے ہاتھوں تحول بلائی ہوئی تباہی سے ہراساں ہو کر خدا خدا پکار رہے ہیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ ہیں جنہوں نے آنے والے واقعات کی پہلے ہی خبر دے دی تھی باآواز بلند اعلان کر رہے ہیں۔ ؎

بے خدا اس وقت دنیا میں کوئی مامن نہیں

یا اگر ممکن ہو اب سے سوچ لو راہ فرار

آج مغرب کے مادہ پرستوں نے دین و مذہب اور الہام کی روشنی سے مکمل طور پر بے نیازی اختیار کرتے ہوئے مجرد عقل کے بل پر کچھ ایجادات نہیں کی ہیں۔ اور ظاہری حفاظت کے وہ کونسے طریقے ہیں۔ جن سے استفادہ کرنے کی کوشش نہیں کی جارہی ہے لیکن پھر بھی دنیا میں انسان اپنے آپ کو غیر محفوظ خیال کر رہا ہے کیونکہ اسے نظر آ رہا ہے۔ کہ اس کی عقل نے بالآخر اسے ایک ایسی تباہی سے دوچار کر دیا ہے۔ کہ جس سے بچ نکلنا بجز اس کے ممکن نہیں کہ وہ قادر و توانا ہستی جو رحمن و رحیم ہے درگزر سے کام لیتے ہوئے انسان کو بچانے کی کوئی سبیل پیدا کر دے۔ خدا کی طرف مادہ پرست دنیا کا یہ رجوع خواہ مجبوری کی حالت میں ہی سہی عقل و سائنس پر مذہب کی ایک بہت بڑی فتح ہے۔ اور بالخصوص احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ کیونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض ایک ایسا انقلاب برپا کرنا تھا۔ کہ جس کے زیر سایہ مادہ پرست دنیا پھر مذہب کی طرف راغب ہو اور بالآخر آستانہ الوہیت پر آگرے۔ اپنی غلط روش کے نتائج سے مادہ پرست دنیا کا ایک آخری سہارے کے طور پر معبود حقیقی کی طرف دیکھنا صاف اس انقلاب کی نشان دہی کر رہا ہے۔ جس کی طرف بالکل مخالف حالات میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حسب ذیل شعر میں اشارہ کیا تھا آپ فرماتے ہیں ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ شعر تحریر فرمایا تھا۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ یہ احرار یورپ جو آج مادہ پرستی میں غرق ہیں کبھی خدا کی طرف رجوع کریں گے اور ان روحانی مردوں میں ایک نئی زندگی کی لہر دوڑ کر انہیں ایک انقلاب عظیم سے ہمکنار کر دے گی۔ لیکن یہی کچھ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ دراصل سب اس آخری انقلاب کے ابتدائی آثار ہیں جس کی خبر دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت ناامید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا یعنی اسلام اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

وہ انقلاب تیزی سے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ اس کے ظہور کے لئے آسمانی فوجیں حرکت میں آچکی ہیں۔ جو قلوب پر تصرف کر کے انہیں اپنے خالق کی طرف پھیر رہی ہیں۔ اگر لوگوں نے اس باطنی تحریک سے متاثر ہو کر اپنے اندر حقیقی انقلاب پیدا نہ کیا۔ تو پھر ایٹم بم ہائیڈروجن بم یا اور کسی انتہائی مہلک ذریعہ سے رونما ہونے والی تباہی جسے خدا کے مسیح نے روحانی انقلاب کے حق میں نشان آخری کے نام سے یاد کیا ہے انہیں یکدم خدا! خدا! پکار اٹھنے پر مجبور کر دے گی۔ لیکن اس وقت کا رجوع کسی خوبی پر دلالت نہیں کرے گا۔ خوبی اسی میں ہے۔ کہ آگ میں پڑے بغیر دل کی اصلاح کی جائے۔ کیونکہ خدا کا مسیح کہہ گیا ہے ؎

اس نشاں کے بعد ایماں قابل عزت نہیں

ایسا جامہ ہے کہ نو پوشوں کا جیسے ہو اتار

الغرض خواہ اہل دنیا اس نشان سے پہلے ہی اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لیں۔ یا پھر اس میں پڑنے کے بعد وہ اپنے معبود حقیقی کی طرف متوجہ ہوں۔ بہرحال یہ انقلاب آکر رہے گا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکے گی۔

# قافلہ قادیان کے متعلق

## ایک ضروری اعلان

— از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے —

(۱) قافلہ قادیان ۱۹۵۳ء کے لئے بعض احباب نے درخواستیں تو میرے دفتر میں بھجوا دی ہیں مگر حسب اعلان و حسب قاعدہ اپنے پاسپورٹ سائز کے چھ عدد فوٹو اپنی درخواستوں کے ہمراہ ارسال نہیں کئے۔ جس کی وجہ سے ان کے پاسپورٹ فارم پر کر کے حسب ضابطہ سرکاری دفتر میں داخل نہیں کئے جا سکے۔

(۲) اسی طرح جو دوست گزشتہ سال قافلہ قادیان میں گئے تھے۔ اور ان کے پاسپورٹ مکمل ہیں۔ ان میں سے بھی بعض نے اپنی درخواستوں کے ساتھ پاسپورٹ سائز کے تین عدد فوٹو شامل نہیں کئے۔ جس کی وجہ سے ان کا پاسپورٹ تو بے شک مکمل ہے مگر ان کا ویزا حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

(۳) لہذا ہر قسم کے قدیم اور جدید احباب اپنے فوٹو بلا توقف دفتر ہذا میں بھجوا دیں ورنہ ان کی درخواستوں پر کوئی کارروائی نہیں ہو سکے گی۔

(۴) یہ یاد رہے کہ جہاں نئے جانے والوں کی طرف سے چھ عدد فوٹوؤں کی ضرورت ہے وہاں گزشتہ سال قافلہ میں شریک ہونے والوں کی طرف سے صرف تین عدد فوٹو درکار ہیں اس کے متعلق فوری کارروائی ہونی چاہیئے:

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ

(یکم نومبر ۱۹۵۳ء)

# قرآن مجید کے حقائق و معارف

## حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ درس القرآن کے نوٹ

(۲)

(منقول از ماہنامہ الفرقان ماہ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

### بائیبل کی شہادت

قرآن مجید کے بیان ما کان للّٰہ ان یتخذ من ولد کی شہادت خود بائیبل میں بھی موجود ہے۔ قرآن مجید نے خدا تعالیٰ کے لئے لفظ اللّٰہ کو اسم ذات قرار دیا ہے۔ بائیبل میں یہواہ کا لفظ آیا ہے۔ عبرانی زبان درحقیقت عربی زبان کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ یہواہ اصل میں یاھُوَ تھا۔ یہ بھی صفاتی نام ہے۔ ذاتی نہیں ہے۔ تورات میں اللہ تعالیٰ کے لئے الوہیم کا لفظ آیا ہے۔ جس کے معنے بڑا خدا شاندار خدا کے ہوں گے۔ ادب کے لئے لفظ الوہیم جمع کر دیا ہے۔ اور حد ادب و عزت کے لئے زیادہ کر دی جاتی ہے۔ پس خداوند تعالیٰ کا ذاتی نام صرف اللّٰہ ہی ہے۔ اور وہ واحد لاشریک ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید کا عقیدہ خود بائیبل سے بھی ثابت ہے۔ مثلاً کتاب استثناء میں لکھا ہے۔ "سن لے اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے۔" (۴/۶) یسعیاہ میں آیا ہے۔ "یہوواہ میں ہوں۔ یہ میرا نام ہے۔ اور اپنی شوکت دوسرے کو نہ دوں گا۔" (۸/۴۲) یہ "شوکت نہ دینا" قرآن مجید کے الفاظ ان یتخذ من ولد کی تفسیر ہیں۔

پھر اناجیل میں ہے۔ کہ "یسوع نے جواب دیا۔ کہ اول یہ ہے۔ کہ اے اسرائیل سن! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔" (مرقس ۱۲/۲۹) اسی واحد حکیم خدا کی یسوع مسیح کے وسیلے سے ابد تک تمجید ہوتی ہے۔ (رومیوں ۱۶/۲۷)

پس جب تورات اور انجیل ایک طرف خدا کو واحد قرار دیتی ہیں، اس کے شریک کی نفی کرتی ہیں۔ اور دوسری طرف بائیبل میں بیٹے کا لفظ پیارے کے معنوں میں بولا جاتا ہے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا کے اتخاذِ ولد کا عیسائیوں کا عقیدہ سراسر غلط ہے۔ تورات و انجیل بھی قرآن مجید کے الفاظ ما کان للّٰہ ان یتخذ من ولد کی تائید کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سبحانہٗ کہہ کر عدم اتخاذِ ولد کی دلیل ذکر فرمائی ہے۔ بیٹا ہونے کا قانون ان چیزوں میں جاری ہے۔ جو اپنے کام کے ختم کرنے سے پہلے پہلے ختم ہو جاتی ہیں۔ انسان گائے بیل۔ پہاڑ۔ سورج چاند اور ستاروں پر غور کرو۔ ہر جگہ نظر آئیگا۔ کہ توالد و تناسل فانی وجودوں میں ہوتا ہے۔ اپنی ضرورت تک موجود رہنے والی چیزوں میں توالد و تناسل کا سلسلہ جاری نہیں ہے۔

دراصل بیٹے کی تین وجوہ ہوتی ہیں۔ (۱) نفسانی شہوت: انسانی جسم میں زائد مادوں کا جمع ہو جانا (۲) ساتھی اور مونس کی ضرورت۔ تورات میں لکھا ہے۔ کہ آدم افسردہ تھا۔ خدا نے اس کی افسردگی دور کرنے کے لیے اس کی بیوی پیدا کی۔ (۳) مقررہ کام ختم ہونے سے پہلے فنا ہو جانا۔ بیٹے کی ضرورت ان تین امور کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام سے پاک ہے۔ یہ سب امور کسی نہ کسی پہلو سے نقص پر دلالت کرتے ہیں۔ خدا تمام قسم کے نقائص سے پاک ہے۔ سبحانہٗ، اس لیئے خدا کا بیٹا نہیں ہو سکتا۔

اذا قضیٰ امرًا میں ایسا استدلال کا جواب دیا ہے۔ کہ بیٹے کی ضرورت بطور مددگار ہوتی ہے۔ فرمایا خدا تعالیٰ کی تو یہ شان ہے۔ کہ جب وہ کسی امر کو کرنا چاہتا ہے۔ تو کُن کہہ دیتا ہے۔ اور اس کے اس حکم سے وہ چیز ہو جاتی ہے۔ پس اسے کسی مددگار کی بھی ضرورت نہیں۔

### ایک اشکال کا حل

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لفظ کن کا مخاطب کون ہوتا ہے۔ آخر کوئی نہ کوئی چیز تو ہوگی۔ جسے خطاب کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ لوگ مادہ کی ازلیت پر استدلال کرتے ہیں۔

مگر یہ سوال درحقیقت عربی زبان کے نہ جاننے اور قرآنی الفاظ پر غور نہ کرنے کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ عربی زبان میں لفظ کُن بعض دفعہ اظہارِ خواہش کے لیے بھی آتا ہے۔ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ اس کا کوئی مخاطب بھی سامنے موجود ہو۔ جو تبدیل ہو جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث میں ایک جگہ کن ابا خیثمۃ کے الفاظ آتے ہیں۔ حضور کی مراد یہ تھی۔ کہ خدا کرے کہ وہ ابو خیثمہ ہو۔ یہاں پر کن تبدیلیٔ جنس کے لیے نہیں آیا۔ بلکہ ایک خواہش کے اظہار کے لیے آیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے۔ کہ یوں ہو جائے اور ویسے ہی ہو جاتا ہے۔ اس سے مادہ کے ازلی ہونے پر استدلال کرنا سراسر باطل ہے۔

عربی زبان کی یہ خوبی ہے۔ کہ اس کے الفاظ مقتضیٰ پر دلالت کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں شیٔ کے ترجمہ میں چیز یا بات کہیں گے۔ لیکن چیز یا بات کا لفظ حقیقت پر دلالت نہیں کرتا۔ شیٔ کا لفظ عربی زبان میں ارادہ کی گئی چیز کو کہیں گے۔ ان اللّٰہ علیٰ کل شیٔ قدیر کے معنے ہوں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ جس بات کو کرنا چاہے۔ اس پر اسے قدرت حاصل ہے۔ واللّٰہ علیٰ ما یشاء قدیر۔ زیر تفسیر آیت اذا قضیٰ امرًا کا عربی زبان کے لحاظ سے صحیح ترجمہ یہ ہوگا۔ کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرے۔ جس کے ہونے کا اس نے حکم دیا ہے۔ تو وہ ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں کسی قسم کا اشکال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ علیٰ کل شیٔ کے معنے ہر بات پر نہیں بلکہ ہر ایسی بات پر جس کے کرنے کا وہ ارادہ کرے۔ اسی طرح اذا قضیٰ امرًا کا درست مطلب یہ ہے۔ کہ جب وہ کسی بات کے کرنے کا فیصلہ کرے۔ جو اس کے احکام میں شامل ہے۔ اور جو اس کی شان کے مطابق ہے۔ تو وہ ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید نے اس آیت میں مدلل طور پر اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہونے کی نفی فرمائی ہے

ان اللّٰہ ربی و ربکم فاعبدوہ هٰذا صراط مستقیم

یقیناً اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے۔ تم اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کی توحید کو ماننا اور اسی کی عبادت کرنا صراطِ مستقیم ہے۔ پس لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور اس کے غیر کو اس کا شریک نہ ٹھیرائیں۔

### حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ ؑ کی صفات کا موازنہ

اس سورت میں حضرت یحییٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ کا ذکر ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔ چونکہ حضرت یحییٰ ؑ حضرت عیسیٰ ؑ کے لیے بطور ارہاص تھے۔ دوسرے ان دونوں کی صفات میں تشابہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً اول حضرت عیسیٰ ؑ کا قول ہے۔ اٰتٰنی الکتاب۔ حضرت یحییٰ ؑ کے متعلق فرمایا۔ اٰتینٰہ الحکم صبیًا (۲) حضرت مسیح کہتے ہیں۔ و برًّا بوالدتی۔ حضرت یحییٰ ؑ کے بارے میں فرمایا۔ و برًّا بوالدیہ (۳) حضرت مسیح ؑ نے کہا۔ والسلام علیّ یوم ولدتّ و یوم اموت و یوم ابعث حیًّا۔ حضرت یحییٰ ؑ کے متعلق فرمایا۔ وسلامٌ علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیًّا (۵) حضرت مسیح نے کہا۔ واوصانی بالصلوٰۃ وصیت پختہ عہد کو کہتے ہیں۔ حضرت یحییٰ ؑ کو تاکیدًا فرمایا۔ یا یحییٰ خذ الکتاب بقوّۃ غرض یہ تمام صفات حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ ؑ میں مشترک طور پر پائے جاتے ہیں۔ کامیابی اور انجام کے لحاظ سے حضرت یحییٰ کے لئے فرمایا۔ ولم یکن جبارًا عصیًا۔ حضرت مسیح کے متعلق خبر دی۔ ولم یجعلنی جبارًا شقیًا۔ ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حضرت یحییٰ ؑ کی ذاتی خوبی اور ذاتی کامیابی کا ذکر ہے۔ لیکن مسیح کے متعلق جو الفاظ ہیں۔ وہ ان کی قومی خوبی اور قومی کامیابی پر دلالت کرتے ہیں۔ اس میں اشارہ تھا۔ کہ حضرت مسیح ؑ کی قوم تو بحیثیت قوم باقی رہے گی۔ لیکن حضرت یحییٰ ؑ کی قوم بحیثیت قوم باقی نہ رہے گی۔ حضرت یحییٰ ؑ درمیانی نبیوں میں سے تھے۔ حضرت مسیح ؑ سلسلہ موسویہ کی آخری کڑی تھے۔ سلسلہ کے پہلے اور آخری فرد کو خاص اہمیت ہوتی ہے۔

حضرت یحییٰ ؑ یا حضرت عیسیٰ ؑ پر پیدائش کے وقت سلامتی کے ہونے کے یہ معنی ہیں۔ کہ ان کی پیدائش لوگوں کی روحانی سلامتی کا موجب ہوگی۔ وہ گویا بنی نوع انسان کی سلامتی کا ذریعہ بنیں گے۔ (باقی)

---

## احباب یاد رکھیں

"ہمیں یہ نہیں دیکھنا پڑے گا۔ کہ ہمارے حالات کیا ہیں۔ اور ہم پر کس قدر بوجھ پڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ ہمیں آخر دم تک دین کی خدمت کے لیے اپنی ہر چیز کو قربان کرنے کے لیے تیار رہنا پڑے گا۔"

تحریک جدید کے سال رواں کا آخری مہینہ نومبر ہے۔ کیا آپ نے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر لیا۔

(وکیل المال ربوہ)

---

## ضروری اعلان

سیکرٹریانِ مال زکوٰۃ کی رقوم بھجواتے وقت براہ مہربانی پوری تفصیل بھی ساتھ ہی ارسال فرمایا کریں۔ کہ رقم زکوٰۃ کس کس دوست کی طرف سے ہے۔ تاکہ ان کے حساب میں درج کر کے انہیں اطلاع دی جا سکے۔ تفصیل نہ آنے کی صورت میں صرف فرستندہ کے نام درج ہو جاتی ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ امید ہے اسکی پابندی کی جائیگی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

# نہایت ادنیٰ حالت سے ترقی کرنیوالے مشاہیر عالم

مشاہیر عالم کے سوانح حیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی وہ بڑی بڑی شخصیتیں جنہوں نے زندگی کے مختلف شعبوں مثلاً سیاست۔ صنعت۔ حرفت۔ سائنس فلسفہ ادب وغیرہ وغیرہ میں کمال پیدا کرکے چار دانگ عالم میں اپنی شہرت کا سکہ بٹھایا اور جو نہ صرف اپنے زمانہ میں اپنے حیرت انگیز اور خارق العادہ قوتوں اور قابلیتوں کی تجلیوں سے اہل عالم کی آنکھوں کو چکا چوند کر گئے۔ بلکہ آنے والے زمانے کے لئے بھی اپنی شہرت کے ایسے نشانات چھوڑ گئے۔ جنہیں نہ حوادث روزگار مٹا سکتے ہیں۔ اور نہ مرور زمانہ انہیں محو کر سکتا ہے۔ ان کی ابتدائی زندگی نہایت ادنیٰ غربت اور افلاس کی زندگی تھی۔ پیدائش کے وقت انہیں چادر کا ٹکڑا میسر نہیں تھا۔ بلکہ پھٹے پرانے چیتھڑوں سے ان کا جسم ڈھانکا گیا۔ مگر آخر کار وہ آسمان شہرت اور نیک نامی پر ستارہ بن کر چمکے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ جزیرہ کارسیکا کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہونے والا وہ بچہ جس کا والد بصد دقت اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ ایک دن فرانس کے تخت و تاج کا مالک ہوگا۔ اور بڑے بڑے طاقتور اور زبردست بادشاہ اس کے نام سے لرزہ براندام ہو جائیں گے۔ نپولین بوناپارٹ کا بچپن عام بچوں کی طرح اپنے بھائی بہنوں میں کھیلتے کودتے گذرا۔ لیکن غور و فکر عزم و استقلال اور محنت و مشقت کا جو مادہ قدرت نے اس میں رکھا تھا۔ اور جس سے اس نے کام لینے میں کوتاہی نہ کی اس نے اسے جدوجہد کے میدان میں آگے ہی بڑھایا۔ حتیٰ کہ اسے ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کیا۔ جسے دنیوی لحاظ سے انتہائی بلند مقام کہا جا سکتا ہے۔

اسی طرح زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی جو لوگ آسمان شہرت کے انجم بن کر چمکے۔ ان کی ابتداء نہایت ادنیٰ حالات سے ہوئی۔ اور اس قسم کی ایک نہیں بیسیوں بلکہ سینکڑوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ سر آئزک نیوٹن بنجمن فرینکلن۔ جارج سٹیفن سن۔ ایڈیسن۔ سب کے سب ہی ایسے لوگ تھے جو ابتداء میں نہایت غریب مفلس اور ادنیٰ حالت میں تھے۔ لیکن مسلسل محنت اور پیہم مساعی سے۔ جہاں اہل عالم کے لئے بہترین نفع رساں وجود ثابت ہوئے۔ وہاں عظیم الشان انقلاب پیدا کر گئے۔ صفحۂ دہر پر اپنی قابلیتوں کے۔ ناقابل محو نشان چھوڑ گئے۔

روس کا شہرۂ آفاق ناولسٹ اور ریفارمر میکسیم گورکی ........ جو روسی لٹریچر کے مشہور ترین ادباء میں سے تھا۔ اس کی ابتدائی زندگی بھی نہایت آزردہ حالی اور بے مائیگی میں گذری اس کے والدین نہایت غریب تھے۔ اور وہ اس کے ایام طفولیت میں ہی انتقال کر گئے والدین کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے بعد وہ اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکا۔ اور دس سال تک نہایت تنگی اور آشفتہ حالی کی زندگی بسر کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے جوتے بنانے کا کام شروع کر دیا۔ اور ایک کارخانہ میں بہت ہی قلیل اجرت پر ملازم ہو گیا اور بتدریج اس فن میں ترقی کرتا گیا۔ اس نے اپنے حالات قلمبند کرتے ہوئے لکھا۔ کہ میں سنہ ۱۸۷۸ء میں جوتے بنایا کرتا تھا۔ سنہ ۱۸۷۹ء میں ڈیزائن بنانے لگا۔ سنہ ۱۸۸۳ء میں ایک چھوٹی سی کشتی میں ملازم ہوا۔ سنہ ۱۸۸۴ء میں ایک نانبائی کے ماتحت کام کرنے لگا۔ پھر برکارہ کا کام کیا۔ دوبارہ سنہ ۱۸۸۵ء میں نانبائی کا کام کیا۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں ایک تھیٹر کی پارٹی میں معمولی نوکر کا کام کرنے لگا۔ سنہ ۱۸۸۷ء میں سڑکوں پر سیب بیچے۔ سنہ ۱۸۹۰ء میں ایک قانون دان کے دفتر میں نقل نویسی کا کام اختیار کیا سنہ ۱۸۹۴ء میں ایک ریلوے کے کارخانہ میں مزدوری کی۔ لیکن کتابوں کے مطالعہ کا شوق جو شروع سے پیدا ہو چکا تھا۔ بدستور قائم رہا۔ اور آخر کار اپنی تمام تر توجہ علمی تصانیف کی طرف منتقل کر لی۔

یہ ہیں اس شخص کی ابتدائی زندگی کے حالات۔ جس کا انتقال ایسی حالت میں ہوا ہے۔ جب کہ اس کی شہرت۔ اس کی بے نظیر تصانیف کی وجہ سے۔ نہ صرف روس میں بلکہ ساری دنیا میں پھیل چکی تھی۔

ایسے لوگوں کی زندگیاں نوجوانوں کے لئے نہایت ہی سبق آموز ہیں۔ کیونکہ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ۔ خواہ حالات کیسے ہی ناسازگار ہوں۔ عزم راسخ۔ استقلال اور ہمت انسان کو پستی سے اٹھا کر بلندی تک پہنچا سکتی ہے۔ نیز یہ سبق بھی حاصل ہوتا ہے کہ کسی کام کو۔ خواہ وہ کس قدر معمولی اور بظاہر ہیچ معلوم ہوتا ہو حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اور بیکاری کے مقابلہ میں اسے ہر حالت میں اختیار کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ کبھی بیکار نہ رہنے کا جذبہ ترقی کا زینہ ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک جدید کا ایک مطالبہ جو احمدی نوجوانوں سے تعلق رکھتا ہے یہ ہے۔ کہ وہ بیکار نہ رہیں۔ اور کوئی معمولی سے معمولی کام کرنا بھی عار نہ سمجھیں۔ تاکہ جہاں وہ روحانیت کا عمدہ نمونہ بنیں۔ وہاں دنیاوی اعتبار سے بھی تمام دوسرے لوگوں پر سبقت لے جائیں۔

چنانچہ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ احمدی بڑھئی اپنے فن میں ایسا استاد پیدا کرے کہ دنیا کا کوئی بڑھئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے ایک احمدی لوہار اپنے فن میں ایسا ماہر ہو کہ دوسرے سب لوہار اس کے مقابلہ میں ہیچ ہوں۔ گو یا ہر فن میں ایسا کمال پیدا کیا جائے۔ جسے دیکھ کر کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ احمدی دنیاوی علوم و فنون میں کسی سے پیچھے ہیں۔ اسی طرح حضور کا یہ منشاء مبارک بھی ہے۔ کہ احمدی نوجوان غیر ملکوں کو نکل جائیں خود کمائیں۔ اور تبلیغ دین کریں۔ اگر دنیاوی اغراض کی خاطر وطن کو چھوڑ کر غیر ممالک کا سفر اختیار کرنے والوں کو کامیابی نصیب ہو سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے ان بندوں کو جو اس کا نام دنیا میں بلند کرنے کے لئے غریب الوطنی اختیار کریں۔ ناکام رہنے دے۔ پس احمدی نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ محنت مشقت کا کوئی کام کرنے سے دریغ نہ کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں تحریک جدید کے پیش کردہ اصول کے ماتحت غیر ممالک میں نکل جائیں۔ اور اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

# مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

اخبار المصلح کراچی میں کئی بار یہ اعلان شائع کرایا جا چکا ہے۔ کہ مسجد مبارک کی تکمیل کے لئے ابھی بیس اکیس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ ابھی تک جماعتوں نے اس طرف کما حقہ توجہ نہیں فرمائی اس لئے عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے جلد تر مناسب کارروائی فرمائیں

ایسے دوست جنہوں نے اس سے قبل مسجد مبارک کے چندہ کی ادائیگی میں حصہ نہیں لیا ان کے لئے بھی یہ ایک ثواب کا موقعہ ہے۔ کہ وہ حتی المقدور اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کریں۔

مکرم امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس چندہ کے ادا کرنے کی تحریک فرمائیں۔ اور دوستوں سے نقد یا وعدوں کی فہرستیں لے کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ جو رقم وصول ہو وہ مجمد چندہ مسجد مبارک ربوہ کے حساب میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا خریدنا ہر احمدی پر

## فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہر "حضرت صاحبؑ کی کتابیں خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور ان کے ذریعہ نئے علوم کھلتے ہیں"

صیغہ بک ڈپو تالیف و تصنیف نے ہزارہا روپیہ خرچ کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتب کو طبع کروایا ہے۔ جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔ حقیقۃ الوحی۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ نزول المسیح۔ تحفہ گولڑویہ آئینہ کمالات اسلام چشمۂ معرفت وغیرہ۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب دعوۃ الامیر۔ دیباچہ قرآن کریم انگریزی اور تفسیر کبیر جزو اول و جزو چارم بھی اس صیغہ سے مل سکتی ہیں۔ احباب ان کتب کو خرید کر صیغہ ہذا کی امداد کریں۔ اور خود بھی ان روحانی کتب سے فائدہ اٹھائیں۔ باوجودیکہ اس وقت کاغذ بہت ہی گراں ہو گیا ہے۔ لیکن صیغہ ہذا نے کتب کی پہلی قیمتیں ہی برقرار رکھی ہیں۔ (انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

# جلسہ سالانہ خواتین

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی جلسہ سالانہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا جلسہ سالانہ کے پروگرام اور انتظامات کی تیاری عنقریب ہی شروع کر دی جائے گی جو بہنیں۔ جلسہ سالانہ کے پروگرام یا کام میں حصہ لینا چاہتی ہوں۔ وہ جلد از جلد اپنے ناموں اور مکمل پتہ خط و کتابت سے اطلاع دیں۔ نام کے ساتھ صدر لجنہ اماء اللہ مقامی کی تصدیق ضروری ہے۔

نیز لجنات اماء اللہ بھی پروگرام اور انتظامات کے متعلق اپنے مشورے بھجوائیں تاکہ ان پر عمل درآمد کیا جا سکے

(جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

# فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں

## امین احسن اصلاحی کا بیان

لاہور یکم نومبر۔ جناب امین احسن اصلاحی نے جو اپنی نظر بندی سے قبل جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ کل فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں کہا کہ میرے خیال میں انسانیت کی اصلاح کی کوئی تجویز اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک مصلح سیاسی اقتدار حاصل نہ کر لیں۔

عدالت کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اصلاحی صاحب نے جو آجکل سنٹرل جیل لاہور میں نظر بند ہیں کہا کہ میرے خیال میں اگر مسلمانوں کی اخلاقی اور مذہبی حالت کی اصلاح کرنا ہو تب بھی مصلح کو سیاسی اقتدار حاصل کرنا چاہیئے۔

اصلاحی صاحب کو پہلی بار چیف جسٹس مسٹر محمد منیر اور مسٹر جسٹس ایم آر کیانی کی عدالت میں جمعرات کو پیش کیا گیا۔ انہیں ۲ر نومبر کو عدالت میں دوبارہ پیش کیا جائے گا۔ جب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل ان سے اپنی جرح جاری رکھیں گے۔

ان کے اولین بیان کے دوران میں ان سے ”مسلمان“ کی تشریح کرنے کو کہا گیا انہوں نے مسلمانوں کو دو زمروں میں تقسیم کیا سیاسی مسلمان اور حقیقی مسلمان۔

اس کے بعد انہوں نے ان دس عناصر کی تفصیل بیان کی جو کسی کو سیاسی مسلمان بنانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور کہا کہ وہ اگر ان تمام شرائط کو پورا کرے۔ تو وہ اسلامی ریاست کے تمام شہری حقوق کا مستحق ہو جاتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ سیاسی مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کا عقیدہ خدا کی وحدانیت پر ہو۔ رسول اللہ کو خاتم النبیین مانتا ہو۔ اور وہ زندگی کے تمام مسائل کے متعلق ان کے حکم کو آخری سمجھتا ہو۔ یہ اصول مانتا ہو کہ ہر خیر اور ہر شر کو خدا پیدا کرتا ہے۔ اس کا عقیدہ قیامت پر ہو اور قرآن کو خدا کا آخری صحیفہ سمجھتا ہو۔

انہوں نے کہا کہ سیاسی مسلمان کو ہر سال حج کرنا چاہیئے۔ زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ مسلمانوں کی طرح نماز پڑھنی چاہیئے۔ اسلامی معاشرہ کے تمام قواعد پر عمل کرنا اور روزہ رکھنا چاہیئے۔

گواہ نے کہا کہ مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک بھی شرط پوری نہ کی جائے تو متعلقہ شخص سیاسی مسلمان نہیں رہ جاتا۔

بعد میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ کوئی شخص ان دس اصولوں پر عقیدہ رکھتا ہو تو یہ اسکے مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے۔ قطع نظر اس حقیقت کے کہ وہ ان پر عمل کرتا ہے یا نہیں

### حقیقی مسلمان

۔۔۔ نے اپنے بیان میں کہا کہ حقیقی مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ خدا اور اس کے تمام احکام پر اسی طرح عمل کرے۔ جس طرح انہیں حکم دیا گیا ہے۔

سوال۔ قرآن یا حدیث میں مسلمان کی صحیح تعریف کیا کہیں دی ہوئی ہے۔

جواب۔ جی ہاں۔ لیکن قرآن یا حدیث میں کہیں ایک ہی جگہ مسلمان کی مکمل تعریف نہیں دی گئی۔ بلکہ دونوں کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد علماء اسے بیان کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد علماء سے اس عدالت نے اس سلسلہ میں جب اچانک سوال کیا۔ تو انہوں نے مسلمان کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں۔ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے انہیں اس نکتہ پر مطالعہ کرنے کا وقت دینا چاہیئے تھا۔

### اہل قرآن

[illegible] اصلاحی صاحب نے عدالت سے کہا کہ اہل قرآن کسی اصول پر عمل نہیں کرتے۔ وہ متفقہ طور پر حدیث کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن سنت سے ان کا انکار متفقہ نہیں ہے۔

عدالت کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے گواہ نے کہا کہ حقیقی مسلمان ہی مرد صالح ہوتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ سیاسی مسلمان مرد صالح نہ ہونے کی وجہ سے انتخاب کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ گزشتہ انتخابات کے دوران میں کیا آپ کا یہ پروگرام نہیں تھا کہ صرف مسلمان انتخاب کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے۔

جواب۔ ہم نے انتخاب میں کھڑے ہونے کے لئے جب اس تشریح کی قید لگائی تھی۔ تو اس سے ہماری مراد یہ تھی۔ کہ اس میں مسلمانوں کے دو سرے زمرے شامل ہیں۔

سوال۔ کیا یہ تشریح خدا کے فیصلے اور ان شرائط کو محدود نہیں کر دیتی۔ جس کی بنا پر وہ سزائیں دے گا؟

جواب۔ جی ہاں۔ اللہ خود اگر اپنے اوپر حسب پابندیاں لگا لے۔ تو ہم اس فیصلہ پر اعتراض کرنے والے کون ہوتے ہیں

یہ دریافت کرنے پر کہ کیا وہ کافر ہیں آپ نے جواب دیا۔ کہ سنت کو نہ ماننے والا کافر ہوتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اگر حدیث کو نہ مانے تو وہ کافر نہیں ہوتا۔

سوال۔ قرآن میں خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کے علاوہ کیا قرآن اور حدیث کی کسی بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ کی امت میں ایسے لوگ ظاہر ہو سکتے ہیں جنہیں نبی کہا جا سکتا ہے

جواب۔ جی نہیں۔

احمدیوں کے متعلق آپ نے کہا کہ وہ پورے کافر ہیں۔ لاہوری جماعت کے متعلق انہوں نے کہا کہ اس کے افراد کافر نہیں بلکہ گمراہ ہیں۔

گواہ نے کہا کہ میں قادیانی احمدیوں کو اس لئے کافر سمجھتا ہوں۔ کہ وہ ایک نئے پیغمبر پر عقیدہ رکھتے ہیں۔ جو قرآن و حدیث کے منافی ہے۔

سوال۔ احمدی اگر راہ راست پر ہیں تو آپ ترمذی۔ مسلم اور سیوطی کے مطابق دوزخ میں جائیں گے یا نہیں؟

جواب۔ جی ہاں۔ وہ اگر راہ راست پر ہیں تو مجھے دوزخ میں جانا چاہیئے۔

سوال۔ کوئی مفتی یا عالم کسی دوسرے شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویدار ہو کافر کہے تو اس کے دوزخ میں جانے کا ۵۰ فیصدی خطرہ نہیں ہوتا؟

جواب۔ میں امکان کا تناسب تو نہیں مقرر کر سکتا۔ لیکن جو شخص ایسے شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویدار ہے ناجائز طور پر کافر کہے۔ تو وہ خدا کے حضور میں جوابدہ ہوگا۔ میں ایسے آدمی کو کافر نہیں کہوں گا

سوال کیا آپ کا اس حدیث پر عقیدہ نہیں ہے۔ جو ترمذی اور سیوطی میں دی ہوئی ہے۔ اور جس پر سیوطی نے تبصرہ کیا ہے؟

جواب۔ میں اس حدیث کو مانتا ہوں لیکن اس کی تشریح اس طرح نہیں کرتا جس طرح عدالت کرتی ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کا کفر جسے نامناسب طور پر کافر کہا جاتا ہے کافر کہنے والے پر الٹا آئے گا۔ یعنی موخر الذکر اسی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو مقدم الذکر کو ملنی چاہیئے۔

سوال۔ تو کیا ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ ان مفتیوں اور ان علماء میں سے جو ایک دوسرے کو کافر کہتے چلے آئے ہیں پچاس فیصدی دوزخ میں جائیں گے؟

جواب۔ جی نہیں

سوال۔ قرآن میں کافر کی کیا جگہ بیان کی گئی ہے۔

جواب۔ دوزخ

سوال۔ کیا آپ نے اس حدیث پر سیوطی کی تشریح پڑھی ہے۔

جواب۔ جی نہیں۔

گواہ نے کہا میں سیوطی کو سند نہیں مانتا۔

سوال۔ آپ نے کہا کہ جو شخص حدیث کو نہیں مانتا وہ اسلام کے دائرہ سے خارج نہیں ہوتا۔ کیا اسکا اطلاق حدیث قدسی پر بھی ہوتا ہے؟

جواب۔ جی ہاں

سوال۔ حدیث قدسی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ حدیث قدسی رسول اللہ کے اس قول کو کہتے ہیں۔ جو خدا سے سنی ہوئی بات پر مبنی ہو (گواہ اس جواب پر پوری طرح سے قائم نہیں)

سوال۔ کیا حدیث قدسی سے وحی کا کوئی تعلق ہے؟

جواب۔ جی نہیں

سوال۔ کیا کوئی حدیث ایسی بھی ہے۔ جس میں رسول اللہ نے کہا ہو کہ میں کوئی خاص بات خدا کے حکم کے ارشاد کے مطابق کہہ رہا ہوں۔

جواب جی نہیں

مولانا داؤد غزنوی نے سوال کرنے پر کہا کہ ایسی حدیث موجود ہے۔

لنچ کے بعد گواہ نے اپنی مرضی سے عدالت سے کہا کہ کوئی شخص اگر کسی کو نامناسب طور پر کافر کہے تو کفر کی سزا الٹی اسی کے اوپر عائد ہوتی ہے۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ وہ تکفیر کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

عدالت کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے گواہ نے کہا کہ کفر کی سزا کے برعکس تکفیر کی سزا قرآن میں کہیں بیان نہیں کی گئی ہے (نامکمل)

## غیر ملکی جاسوسی کے الزام میں ایک اور مقدمہ

قاہرہ ۲ر نومبر۔ مصر کے ایک شہری چارلس بوٹرولس پر اسی ماہ میں غداری اور غیر ملکی جاسوس ہونے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جن لوگوں کو خفیہ فوجی اطلاعات غیر ممالک تک پہنچانے کے الزام میں پھانسی دی جا چکی ہے۔ چارلس بوٹرولس کا انہی سے تعلق ہے۔

## ماہر نفسیات کی کمیٹی طلباء کا امتحان لیگی

حیدر آباد ۲ر نومبر۔ حکومت سندھ نے ماہرین نفسیات کی ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو نویں دسویں کلاس کے طلبا کا معائنہ کر کے ان کے لئے بہترین پیشہ کا فیصلہ کریں گے۔ حکومت اس کمیٹی کی سفارش پر ہونہار طلبا کو اعلےٰ تعلیم کیلئے وظائف بھی دے گی۔

## ۲۰۰ عراقی طلباء مصری یونیورسٹیوں میں داخلہ لیں گے

۲۰۰ سے زیادہ عراقی طلباء مصری یونیورسٹیوں میں داخلہ لیں گے۔ ان میں سے ۶۰ کے اخراجات عراقی وزارت تعلیم برداشت کرے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری حکومت ۱۶۰ مصری اساتذہ عراقی اسکولوں میں بھیجنے پر رضامند ہو گئی ہے۔

## برطانوی جنگی اور بمبار طیارے آئندہ سال سے ماڑی پور کا جنگی اڈہ استعمال نہیں کر سکیں گے

کراچی ۲ر نومبر۔ پاکستان پارلیمنٹ میں آج وزیر قانون مسٹر بروہی نے انکشاف کیا۔ کہ برطانیہ کے جنگی اور بمبار طیاروں کو ماڑی پور کے ہوائی مستقر پر اترنے کی اجازت ایک سمجھوتہ کے تحت حاصل ہے جو ۳۰ ستمبر ۱۹۵۴ء کو ختم ہو گا۔ اب یہ معاملہ زیر غور ہے کہ اس سمجھوتے کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ اس سمجھوتے میں صرف ایک بار توسیع کی گئی تھی۔ مسٹر بروہی آج ایک گھنٹہ تک وزارت دفاع۔ تجارت و امور خارجہ سے متعلق سوالات کا جواب دیتے رہے۔ کیونکہ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان اور وزیر دفاع و تجارت مسٹر محمد علی موجود نہ تھے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ بھارت و پاکستان کے درمیان ایک نیا تجارتی سمجھوتہ کرنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ بھارت نے ۳۰ ستمبر کو ختم ہونے والے سمجھوتے میں توسیع سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن اس کا اثر شپنگ اور ٹونیج پر نہ پڑے گا۔

کیونکہ ان کی تجارت علیحدہ سمجھوتے کے تحت ہوتی ہے۔ پاکستان نے ۳۰ ستمبر کو ختم ہونے والے سمجھوتے کی توسیع کے لئے یہ شرط رکھی تھی۔ کہ بھارت کی درآمدی حکومت نے جو درآمدی پالیسی کی اجازت نہیں دی وہ شامل نہیں کی جائیں گی۔ بھارت نے اس شرط کو نہ مانا۔

وزیر قانون مسٹر بروہی نے بتایا۔ کہ حکومت عنقریب ملک میں کوئی سول یا فوجی ہوائی اڈہ تعمیر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت ملک میں ۱۲ فوجی اور ۲۰ سول اڈے موجود ہیں۔ بعد ازیں انہوں نے مسٹر احمد جعفر کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ فی الحال ۱۸۰ سالہ سو پاکستانیوں کو مستقل سکونت اختیار کرنے کے حقوق دینے کو تیار ہے۔ انہوں نے سیٹھ سکھدیو کے سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ حکومت پاکستان نے فوجی افسروں کا ایک محفوظ دستہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ہوائیہ کے ریزرو دستے کی ملازمت کی شرائط بھی مکمل کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مختصر عرصے میں ۲ لاکھ روپے اور ۱۹۵۲-۵۳ء میں ۲۲ لاکھ روپے کی گھڑیاں درآمد کی گئیں اور ان پر بالترتیب ۱۷ لاکھ ۳۱ ہزار اور ۱۹ لاکھ روپے کا درآمدی محصول لیا گیا۔ مسٹر بروہی نے مسٹر عبدالمنعم خان کے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ رسالپور میں ہوا باز خالد بٹ کے طیارہ کے حادثے کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان کے پاس کوئی ہیلی کوپٹر طیارہ نہیں ہے۔ مسٹر بروہی نے مسٹر ... احمد کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اکتوبر کے مہینہ میں کلکتہ میں بھارت و پاکستان کے نمائندوں کی جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کے متعلق اخبارات کی یہ خبریں محض قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ کہ مشرقی پاکستان کا ۱۶ مربع میل کا علاقہ بھارت کو دیا جائے گا۔ انہوں نے مسٹر جعفر کو بتایا۔ کہ مسلم ممالک کے دفاعی اداروں کے قیام کے لئے حکومت نے کوئی اقدام نہیں کیا ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ تقسیم کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا کے جیتنا دل جلکے یہاں قائم نہ ہو سکے ان کے عملے کو یا تو دوسری جگہ دی گئی یا نوٹس کے بعد برطرف کر دیا گیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ مہاجر سرکاری ملازمین کو مستقل کرنے کے معاملے حکومت نے خاص ہدایات جاری نہیں کی ہیں انہیں عام قواعد کے مطابق مستقل کیا جا سکتا ہے۔ مسٹر بروہی نے بتایا کہ پاکستان میں کسی غیر ملکی طاقت کے فوجی اڈے قائم نہیں ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کے تحریری جواب میں بتایا کہ بھارتی بیڑیوں پر محصول میں حکومت نے اضافہ کیا ہے۔ اور اب محصول ۱۰ فی صد سے ۵۰ فی صدی ہو گیا ہے۔ بھارت سے بیڑیوں کی درآمد اب کم ہو گئی ہے۔ مسٹر بروہی نے مسٹر نور احمد کے سوال کے تحریری جواب میں کہا کہ آرمی ریزرو کا کام جنگ کی صورت میں فالتو فوجی عملہ مہیا کرنا ہے۔

## مارشل لا کے فیصلوں کی توثیق کا بل پاس ہو گیا!

کراچی ۲ر نومبر۔ پاکستان پارلیمنٹ نے آج مارشل لا اینڈ منٹی بل پاس کر دیا۔ بل کی مخالفت حزب اختلاف کی طرف سے کی گئی۔ اور مسلم لیگی ممبران میں سے کوئی بھی اس بل پر نہیں بولا۔ حزب اختلاف نے مارشل لا کے دوران سزا پانے والوں کو لاہور ہائیکورٹ میں اپیل کا حق دینے کی تجویز پیش کی تھی وہ رد کر دی گئی۔ اس دوران میں جن لوگوں کی املاک ضبط کی گئی تھی ان کو اپیل کا اختیار دینے کی تجویز بھی رد ہو گئی۔ حزب اختلاف کے ممبر کمار دتا اور مسٹر دھریندر ناتھ دتا نے تمام ترمیمات پیش کیں۔ مسٹر کمار دتا نے کہا۔ کہ پارلیمنٹ کو یہ اختیار نہیں۔ کہ وہ مارشل لا کے دوران میں دی گئی سزاؤں کو جائز قرار دے۔ کیونکہ یہ سزائیں مارشل لا کے خاتمے کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ حقیقی مجرموں پر عام عدالت میں مقدمہ چلائے۔ مسٹر دھریندر ناتھ دتا نے کہا۔ کہ حکومت عوام کی رائے کو نظر انداز کر رہی ہے اور اکثریت میں مارشل لا کے دوران سزا پانے والوں کو اپیل کے حق دینے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ مگر حکومت ان کو یہ حق نہیں دیتی۔ عوام مانگتے ہیں روٹی اور حکومت دیتی ہے پتھر۔ مسٹر دھریندر ناتھ نے مارشل لا کی عدالتوں کے فیصلوں کو خطرناک قرار دیا۔ وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی نے بل میں یہ ترمیم پیش کی۔ کہ سزا یافتگان مرکزی حکومت کو اپنی سزا یا سزا کے فیصلے کے خلاف درخواست دیں جس پر مرکزی حکومت فیڈرل کورٹ کے ایک جج سے مشورہ کر کے سزا کی منسوخی توثیق یا کمی کا فیصلہ کرے گی۔ مسٹر کامنی کمار اور دھریندر ناتھ دتا نے اس ترمیم میں مزید ترمیمات پیش کیں۔ جن میں کہا گیا تھا کہ فیڈرل کورٹ کی بجائے لاہور ہائیکورٹ کے تین ججوں سے مشورہ لیا جائے۔ اور ان کی رائے پر مرکزی حکومت عمل کرے۔ سزا یافتگان کو وکیل کے ذریعہ ججوں کے سامنے اپنے کیس کی پیروی کا موقعہ دیا جائے۔ یہ ترمیمات رد کر دی گئیں۔

## بھارت سے مسلمانوں کی ہجرت کا سلسلہ

### پندرہ روز میں ۱۴۲۳ مسلمانوں کو کھوکھراپار سے

کراچی ۲ر نومبر۔ کھوکھراپار کے راستے مہاجرین کثیر تعداد میں آ رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۵ اکتوبر کو ختم ہونے والے پندرہ روز کے اندر ۱۴۲۳ مزید مہاجرین مغربی پاکستان میں داخل ہوئے۔ اب بھی یہ مہاجر پاکستان پہنچنے کے بعد افسران کی سختی کی شکایت کرتے ہیں۔





## مسٹر غلام محمد ریاستہائے متحدہ امریکہ پہنچ گئے

واشنگٹن ڈی سی ۲ر نومبر۔ مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان ۳۰ اکتوبر کو نیویارک پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر پاکستانی سفیر سید امجد علی پاکستانی کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان اور امریکہ کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے افسران نے موصوف کا استقبال کیا ہز ایکسیلنسی کا جہاز دو گھنٹے تاخیر سے پہنچا۔ ہز ایکسیلنسی آئیڈل ورلڈ کے ہوائی اڈہ سے لاگورڈیا کے ہوائی اڈہ تک پولیس کے حفاظتی دستے کے ہمراہ آئے جہاں پاکستان وزیر امور خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے موصوف سے ملاقات کی۔ بعد ازاں گورنر جنرل واشنگٹن روانہ ہو گئے جہاں موصوف زیر علاج رہیں گے۔

## راشن کے دوکانداروں کے خلاف شکایات

کراچی ۲ر نومبر۔ کراچی کے جن باشندوں کے پاس راشن کارڈ ہیں۔ انہیں محکمہ شہری رسد نے ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اپنی حقیقی شکایات ان شکایتی رجسٹروں میں درج کر دیا کریں۔ جو شہر کے تمام دوکانداروں کو مہیا کئے گئے ہیں۔ رسد کے ڈائرکٹر نے یقین دلایا ہے کہ ان شکایات کے سلسلے میں فوری کارروائی کی جائے گی۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ لوگ مبالغہ آمیز یا غلط شکایات رجسٹروں میں درج نہیں کریں گے۔

## ایرانی فوج کی تعداد دگنی کر دی جائے گی

تہران ۲ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایران کے وزیر اعظم جنرل فضل اللہ زاہدی کی حکومت نے ایران کی مسلح فوج کی تعداد دگنی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ تجویز دوسری جنگ عظیم کے دوران مرحوم رضا شاہ نے پیش کی تھی مگر اس پر آج تک عمل نہیں کیا جا سکا۔ اس تجویز کے تحت ایرانی فوج کی تعداد ۹ ڈویژن سے بڑھا کر ۱۸ ڈویژن کر دی جائے گی۔

# پاکستان پارلیمنٹ کی کارروائی

## مارشل لاء کے فیصلوں کی توثیق کے بل پر بحث و تمحیص

کراچی ۳ نومبر۔ پاکستان پارلیمنٹ میں مارشل لاء کے فیصلوں کی توثیق کا بل پیش کرتے ہوئے ملک کے وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی نے کہا۔ کہ لاہور میں ۶ مارچ سے پندرہ مئی ۱۹۵۳ء تک مارشل لاء نافذ رہا۔ اور فوج نے قیام امن کی غرض سے لاہور کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ حالات اس دوران میں بڑے نازک ہو گئے تھے۔ جلوس اور نعروں سے یہ ہنگامے شروع ہوئے۔ اور بڑی بڑی شخصیتوں کے جنازے نکالے گئے جب جلوس پر پابندی لگائی گئی۔ تو فسادیوں نے میدان سنبھال لیا۔ اور بغاوت کی صورت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ مارشل لاء نافذ کیا گیا۔ میجر جنرل اعظم خاں مارشل لاء کے ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے گئے۔ کورٹ مارشل نے مارشل لاء کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزائیں دیں۔ ۱۵ مئی کو مارشل لاء ختم ہوا۔ ۹ مئی کو مارشل لاء ایڈمنسٹریشن آرڈیننس جاری ہوا تھا۔ لیکن اس میں مارشل لاء کی میعاد مقرر نہیں کی گئی تھی۔ مسٹر بروہی نے مارشل لاء کے نفاذ کے دوران فوج کی خدمات کو سراہا۔ اور کہا اگر مارشل لاء نہ لگایا جاتا۔ تو حالات قابو سے باہر ہو جاتے۔ اور زبردست جانی و مالی نقصان ہوتا۔ اور شرپسند جو کچھ کرنا چاہتے تھے۔ وہ اس میں کامیاب ہو جاتے اور اسکی تلافی نہ کی جا سکتی۔ مارشل لاء کے دوران جو سزائیں دی گئیں۔ وہ عام حالات میں دی جانے والی سزاؤں کی نسبت زیادہ سخت تھیں۔ کچھ لوگوں کی سزائیں بعد میں معاف کر دی گئیں۔ چونکہ مارشل لاء آرڈیننس کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ اس لئے یہ بل پیش کیا گیا ہے مسٹر بروہی نے کہا۔ کہ بل کی دفعہ ۴ کو دیکھنے سے پتہ چلے گا۔ کہ آرڈیننس اور بل میں کیا فرق ہے۔ آرڈیننس میں مرکزی حکومت کو سزا میں کمی یا منسوخی کا اختیار نہ تھا۔ لیکن اب مرکز کو یہ اختیار بل میں دیا گیا ہے۔ اور اس میں مزید ترمیم یہ کی جا رہی ہے۔ کہ حکومت سزا یافتگان کی درخواست پر فیڈرل کورٹ کے ایک جج سے مشورے کے بعد سزا کی منسوخی کمی یا توثیق کا فیصلہ کرے گی۔ انڈمنٹی بل ان سرکاری ملازمین کو جنہوں نے مارشل لاء کے تحت کارروائی کی تھی مقدمات تعزیری کارروائی سے بچانے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس بل کی رو سے وہ تمام سزائیں۔ جو مارشل لاء کے دوران میں دی گئیں۔ قانونی طور پر درست سمجھی جائیں گی۔ کہا گیا ہے کہ یہ دفعہ پہلے کبھی پاس نہیں ہوئی۔ اور مارشل لاء کے دوران کی سزائیں مارشل لاء کے خاتمے پر ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے اور غیر منقسم ہندوستان میں بھی ایسی دفعات پاس ہو چکی ہیں۔ سندھ اسمبلی میں ۱۹۴۳ء میں ایسا بل پاس ہوا تھا۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ مسٹر کامنی کمار دتا نے کہا کہ یہ بات درست ہے۔ کہ لاہور میں لاقانونیت پھیلی ہوئی تھی۔ اور اس وقت فوج کی مدد حاصل کرنا ضروری تھا۔ لیکن فوج کا کام ایک طرف تو ہنگاموں کو روکنا تھا۔ اور یہ مقصد عام تعزیری قوانین سے بھی حاصل ہو سکتا تھا۔ دوسرا اختیار جس کا فوج نے ناجائز استعمال کیا۔ وہ عدالتوں کے قیام سے متعلق تھا۔ سوال یہ ہے کہ آیا مارشل لاء کے دوران میں دی گئی سزائیں قائم رہ سکتی ہیں یا نہیں۔ اور آیا اس ایوان کو ان سزاؤں کو جائز قرار دینے کا اختیار ہے یا نہیں انہوں نے کہا۔ کہ فوج کو صحیح طور پر بلایا گیا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ سول حکام نے اس دوران میں کچھ نہ کیا۔ مارشل لاء کے دوران میں جن لوگوں کو سزا دی گئی ہے۔ ان پر غور کرکے اگر ضروری سمجھا جائے۔ تو عام عدالتوں میں ان پر مقدمے چلائے جائیں۔

مسٹر بروہی:۔ اس طرح جو لوگ بری ہو چکے ہیں۔ ان پر بھی مقدمہ چلانا پڑے گا۔

مسٹر کامنی کمار دتا نے کہا جو لوگ اب نظر بند ہیں۔ ان کے کیسوں پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ان کے خلاف قابل سماعت مقدمہ بن سکے۔ تو ان پر عام عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ اور آرمی ایکٹ کی دفعہ ۹۶ میں اس کی گنجائش موجود ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ مارشل لاء کے دوران میں دی گئی سزاؤں کو کیا اب جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ لاہور ہائیکورٹ کا فیصلہ ہے۔ کہ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد اس دوران میں دی گئی سزائیں ختم ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ ان کی توثیق نہ کی جائے۔ یا انہیں جائز قرار نہ دیا جائے۔ عدالت نے یہ نہیں کہا ہے۔ کہ آیا اس ایوان کو ایسا قانون پاس کرنے کا اختیار ہے یا نہیں۔ اس وقت مارشل لاء آرڈیننس کو چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔

مسٹر بروہی:۔ "اسے چیلنج کیا گیا تھا۔ اور عدالت نے اس کو جائز قرار دیا تھا۔"

مسٹر کامنی کمار دتا نے کہا کہ آرڈیننس کی دفعہ کی قانونی حیثیت کو چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔ مسٹر دتا نے کہا۔ جب تک پارلیمنٹ کو مارشل لاء کے احکام کو جائز قرار دینے کے لئے خاص اختیار نہ دیئے جائیں۔ ہم ان احکام و سزاؤں کی توثیق نہیں کر سکتے۔ اور یہ سزائیں مارشل لاء کے اختتام کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت بھی ایسے اختیارات نہیں دیئے گئے ہیں۔ بھارت کے آئین میں اب یہ اختیارات حاصل کر لئے گئے ہیں۔ ہمارے موجودہ آئین کے تحت مجلس مقننہ کو ایسا اختیار نہیں ہے۔

مسٹر بروہی:۔ "مارشل لاء ایک عام چیز ہے۔ اور آئین میں یہ فوجی قوانین میں شامل ہے۔"

مسٹر کامنی کمار دتا نے کہا۔ کہ ہائیکورٹ میں یہ سوال نہیں اٹھایا گیا۔ کہ آیا گورنر جنرل کو مارشل لاء آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار بھی تھا یا نہیں۔

اس کے بعد بل پر دفعہ وار غور شروع ہوا۔ بل کی دفعہ ۵ میں مسٹر دھرنیندر ناتھ دتا نے ترمیم پیش کی۔ کہ مارشل لاء کے دوران میں سرکاری افسروں کے حکم سے جن لوگوں کی منقولہ یا غیر منقولہ املاک ضائع کی گئیں یا ضبط کی گئیں۔ یا انہیں نقصان پہنچایا گیا۔ تو ان کو اس بل کے پاس ہونے کے دو ماہ کے اندر اندر لاہور ہائیکورٹ میں اپیل کا حق دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ لاہور ہائیکورٹ نے مولانا نیازی کے مقدمہ کے فیصلے میں کہا ہے کہ انگلستان اور امریکہ میں ایسا کوئی قانون پاس نہیں ہوا جس کی رو سے مارشل لاء کے دوران دی گئی سزاؤں کی توثیق کی گئی ہو۔ ایسے قانون کی مثال جنوبی افریقہ وغیرہ کے علاوہ جہاں غیر ملکی حکومت ہے کہیں اور نہیں ملتی۔ اس کے علاوہ حکومت کو یہ اختیار بل میں نہیں دیا گیا۔ کہ وہ ضبط شدہ املاک واپس کرے۔ ایسے قوانین غیر قانونی ہیں اور کسی جمہوری ملک میں ایسے قوانین پاس نہیں ہوتے مسٹر بروہی نے اس ترمیم کو منظور نہیں کیا۔ اور ترمیم رد کر دی گئی چنانچہ اصلی دفعہ جس میں سرکاری احکام کے مطابق املاک کی ضبطی۔ اس پر قبضے وغیرہ کو جائز قرار دیا گیا ہے منظور کر لی گئی۔ مسٹر کامنی کمار دتا نے دفعہ ۶ کی مخالفت کی جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مارشل لاء کے دوران دی گئی سزاؤں کو جائز سمجھا جائے گا اور کہا کہ ہمیں ایسا کرنے کا اختیار نہیں ہے مگر دفعہ ۶ بھی پاس ہو گئی۔ دفعہ ۷ میں کہا گیا ہے کہ مارشل لاء کے دوران دی گئی سزائیں اس وقت تک قائم رہیں گی جب تک مرکزی حکومت ان میں کمی کر لے یا انہیں منسوخ کر دے۔ مسٹر دھرنیندر ناتھ دتا نے اس دفعہ میں کئی ترمیمات پیش کیں۔ ان ترمیمات کا مقصد یہ ہے کہ مارشل لاء کے دوران دی گئی سزاؤں کے خلاف سزا یافتگان کو لاہور ہائیکورٹ میں بل کی منظوری کے دو ماہ کے اندر اندر اپیل کا حق دیا جائے۔ تاکہ وہ فوجی عدالت کے فیصلے کو منسوخ کرے یا اس میں کمی کرے۔

مسٹر بروہی نے مسٹر دتا کی ترمیم قبول نہ کی۔ اور ان کی تمام ترمیمات رد کر دی گئیں۔ دفعہ ۸ پر غور و خوض شروع ہوا۔ تو مسٹر بروہی نے ترمیم پیش کی۔ کہ سزا یافتگان مرکزی حکومت کو سزا کے خلاف درخواست دیں گے حکومت فیڈرل کورٹ کے ایک جج سے مشورے کے بعد اس سزا میں کمی منسوخی یا توثیق کا فیصلہ دے گی۔ اور سزائے موت کو قید کی سزا میں بدلنے کا اسے اختیار ہوگا۔ اس دفعہ سے متعلق قوانین حکومت بنائے گی۔ یہ دفعہ اصل دفعہ کی جگہ لے گی جس میں مرکز کو بلا مشورہ سزا کی توثیق یا کمی وغیرہ کا اختیار دیا گیا تھا۔ مسٹر بروہی نے اپنی ترمیم کے مختلف نکات کی وضاحت کی۔ ترمیم کی منظوری سے قبل مسٹر کامنی کمار دتا نے اس ترمیم میں مزید ترمیم پیش کی۔ کہ فیڈرل کورٹ کے ایک جج کی بجائے لاہور ہائیکورٹ کے تین ججوں پر مشتمل بنچ سے اس معاملے میں مشورہ کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر بروہی کی ترمیم میں عوام کی رائے کا خیال نہیں رکھا گیا۔ عوام روٹی مانگتے تھے اور ان کو [illegible] انہوں نے کہا کہ اگر سزا یافتہ شخص کے وکیل کو پیش ہونے کی اجازت نہ دی گئی۔ تو ججوں کا فیصلہ یکطرفہ ہوگا۔ اور یہ فیصلے بے معنی ہوں گے۔ اگر آپ کو رائے عامہ کا احترام ہے۔ جو میرے خیال میں آپ کو نہیں ہے۔ تو یہ ترمیمات منظور کی جانی چاہئیں۔ مارشل لاء کے دوران میں معمولی باتوں پر سزائے موت تجویز کر دی گئی۔ اور مارشل لاء کے قبل کے معاملات پر سزائیں دی گئیں۔ جو وحشتناک ہیں۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی کے لئے سزائے موت تجویز کی گئی تھی۔ فوجی افسروں نے قیام امن کے لئے عجیب و غریب قوانین بنائے تھے۔ مسٹر بروہی کہتے ہیں۔ کہ اپیل کے لئے کافی ریکارڈ نہیں۔ اگر کافی ریکارڈ موجود نہیں۔ تو جج کیس پر غور کر سکے گا۔ مسٹر بروہی کی ترمیم رائے عامہ کے مطابق نہیں ہے مسٹر بروہی نے کہا۔ کہ حزب اختلاف کو رائے عامہ کا کس قدر احساس ہے۔ اس کا ثبوت تو انہوں نے آج صبح واک آؤٹ کرکے دیا ہے۔ فوجی عدالتوں نے انصاف کیا۔ اور اس کے باوجود بھی ہم نے مرکزی حکومت کے سامنے درخواستیں پیش کئے جانے کی دفعہ رکھ دی ہے۔ اس کے بعد مسٹر کامنی کمار اور دھرنیندر ناتھ کی ترمیمات مسترد کر دی گئیں۔ اور دفعہ ۸ مسٹر بروہی کی ترمیم کے ساتھ منظور ہوئی باقی دفعات بحث کے بغیر پاس ہو گئیں۔ اور اس طرح بل ترمیم شدہ صورت میں پاس ہو گیا۔ اس کے بعد اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔

## ہندو ممبروں کی حق تلفی نہیں کی جائیگی

کراچی ۳ نومبر۔ مسلم لیگ پارلیمان پارٹی کے آج دن میں دو بار جلسے ہوئے جن میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور ہوا۔ دوپہر کے ہنگامی جلسے میں جو ایک گھنٹے جاری رہا۔ ہندو ممبروں کے اسمبلی سے اچانک واک آؤٹ سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا گیا۔ اس سلسلہ میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ ہندو ممبروں کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی جائیگی۔ کہ ان کی حق تلفی کرنا کوئی نہیں چاہتا۔ اس لئے وہ اسمبلی میں آ جائیں۔ آج پارٹی نے اس پر بھی غور کیا کہ مملکت کے مالی امور پر قرآن و سنت کے احکام کا اطلاق ہونا چاہیئے یا نہیں۔ اس سلسلہ میں فی الحال ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔

### اعلانِ تعطیل:۔

مورخہ ۴ نومبر بوجہ آخری چہار شنبہ پریس بند رہیگا اسلئے کل مورخہ ۵ نومبر کا اخبار شائع نہ ہو سکے گا۔ ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔



رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۱۸۱